Ferozpur (?) No. 29

جلد (۲)

مطبوعہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۱۶ء بروز جمعہ

نمبر (۱۴)

گلدستۂ اخبار

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری سی۔ ایم۔ وہیری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر
پادری بی۔ گورکن ناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری [illegible] صاحب ایم۔ اے۔ پادری [illegible] بی۔ ایس۔ [illegible] — ایڈیٹوریل
پادری [illegible] ٹھاکر داس صاحب۔ پادری [illegible] سنگھ صاحب
مسٹر الیشع ناصر صاحب۔ مسٹر مسیح الدولہ صاحب — کارسپانڈنٹس
پادری کیدار ناتھ صاحب [illegible]

درہ کوہاٹ پر کامیابی۔ گورنمنٹ عالیہ پچیس سال سے یہ امنگ تھی کہ درہ کوہاٹ میں سڑک بنائی جاوے ۱۸۷۵ء میں درہ [illegible] کی قوموں کے ساتھ یہہ بات چھیڑی گئی تھی لیکن انہوں نے انکار کردیا تھا۔ اس کے جواب میں ان کے علاقہ کو محصور کیا گیا کہ ان کا کوئی آدمی قلمرو انگریزی میں آنے نہ پاوے لیکن یہہ لوگ دیگر پھاٹکوں میں سے اور رستوں سے برٹش قلمرو میں آتے جاتے تھے آخر کار فریقین [illegible] سے تین ہزار روپیہ جرمانہ لیا گیا اور جو مال اس نے برٹش قلمرو میں لوٹا تھا وہ جہاں تک ہوسکا واپس کردیا۔ بعوض اس کے سرکار نے وظیفہ مقرر کردیا اور جب درہ کوہاٹ میں گذر کی اجازت حاصل ہوئی تھی ورنہ اقوام نے وہ درہ ہی بند کردیا تھا۔ ۱۸۸۳ء میں درہ کوہاٹ کشادہ ہوا تھا جب سے اب تک گورنمنٹ نے درہ کے اندر پختہ سڑک بننے کے حق کو ملتوی رکھ چھوڑا تھا۔ اب ۲۴ سال کے بعد جب سرکار نے اس سوال کو چھیڑا تو کلاں آدم خیل والے کسی قدر برافروختہ ہوئے مگر سرکار نے ان کو تشفی دی اور کہا کہ اگر سڑک بنانے کی اجازت دیں گے تو علاوہ وظیفہ میں تین ہزار روپیہ اضافہ کیا جاویگا اور ان کی آزادی بدستور سابق رہیگی۔ غرضیکہ مسٹر [illegible] صاحب کو آفرین کہ پورے تین دن تک ان لوگوں کے ساتھ باتیں اور بحث کرکے اس کام کو نہایت عمدگی سے پورا کردیا یہہ سڑک بن جانے پر بہت قیمتی اور کارآمد ہوگی ۵

ہوم سکرٹری سر میتھیو وائٹ رڈلی نے بلیک پول میں ٹرانسوال پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ٹرانسوال کے ساتھ فرنچائز یا سرپرستی کے واسطے نہیں لڑتے ہیں بلکہ یوٹلینڈروں کی شکایات مٹانے کے واسطے جنگ کرتے ہیں ۵

ہندی نمک اور کابل۔ امیر کابل نے حکم دیدیا ہے کہ ہند کا نمک افغانستان میں داخل ہونے نہ پائے۔ گذشتہ اپریل میں ۱۷۱ اونٹوں پر ہندوستانی نمک لاد کر کورم کے راہ افغانستان کو لے جاتے تھے کہ یہہ مال روک لیا گیا۔ اور اب اگر کوئی شخص ناجائز طور پر نمک لے جانا چاہے تو معلوم ہونے پر اس کو سخت سزا دی جاتی ہے۔ تلاشی کا انتظام سخت ہے۔ کیا مجال کہ کوئی مال پوشیدہ طور پر لے جاسکے۔ افغانی گورنمنٹ اپنے ہاں کی کانہائے نمک کی پیداوار کو ترقی دینا چاہتی ہے اور یہی نمک دور دراز کی قلمرو میں بہم پہنچاتی ہے ۵

بنگالہ میں ایک جنگی مہم تیار کی گئی ہے جو مشرقی آسام کے وحشی لوگوں کو سرکشی کا مزہ چکھا کر خوبی ہوش میں لاویگی۔ اس فوج میں ایک ہزار سپاہی ہونگے کچھ گورکھے ہونگے کچھ دسویں پلٹن بنگالہ کے ہونگے۔ نصف کمپنی سفر مینا کی اور کچھ ملٹری پولس ہوگی۔ ۴۲ ویں گورکھا کے کپتان مول سورتھ کمانڈنگ ہونگے۔ ان سرکشوں کا متواتر چھاپے مارنے سے ناک میں دم کر دیا ہے کوئی بارہ ہزار کی ہیں مگر ہتھیار صرف تیر و کمان ہیں سرکاری فوج ان کی پوری پوری سرکوبی کریگی ۵

کلکتہ میونسپل بل پاس ہوگیا۔ جناب نواب لفٹننٹ گورنر بہادر بنگالہ نے کلکتہ میونسپل بل کے پاس ہونے پر شکریہ ادا کیا اور نرمی اور ملایمت کی بھری ہوئی تقریر میں سمجھایا کہ یہہ اصلی لوکل سلف گورنمنٹ کے بہتر انتظام کے لئے ہے نہ کہ اس کی تخریب کے لئے ہے۔ میونسپل کمشنروں کی مالی طاقت بدستور سابق ہے لیکن عمال کی شاخ مضبوط کی گئی ہے۔ اور جب یہہ کام چل نکلیگا تب میونسپل کمشنروں کو خود مزہ آئیگا اور منتظموں کو دعائیں دیں گے۔ تجویز کرنے اور سوچنے کے لئے میونسپل کمشنر ہونگے اور یہہ دیکھنے کے لئے کہ تجاویز پر عملدرآمد ہوتا ہے ایک جنرل کمیٹی ہوگی جس کا فرض صرف کام کرنا ہوگا۔ روپیہ کی منظوری اور نامنظوری بدستور کارپوریشن کے اختیار میں رہیگی۔ جناب ممدوح نے اُن ۲۸ میونسپل کمشنروں کی کارروائی پر افسوس ظاہر کیا جو یکلخت مستعفی ہوکر علیحدہ ہوگئے اور اُن کی غلط فہمی کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی۔ اس کا صدق دل سے اعتراف کیا کہ بڑا بھاری کام انجام پایا ہے اور ہر چند قدم قدم پر مقابلہ کیا گیا ہے لیکن فرمایا کہ یہہ نیک نیتی سے تھا اور باضابطہ تھا

بقیہ

اُمہات المومنین

اور ڈاکٹر صادق علی صاحب کپورتھلوی

صفحہ ۹۲ و ۹۳۔ زینب کے نکاح پر جو بحث ہے میں صرف اتنا پوچھتا ہوں کہ کب نکاح ہوا اور کس نے پڑھا ایک حدیث بتلاویں سوا اس کے کہ خدا نے نکاح پڑھا اور جبرائیل گواہ ہو۔ نہیں تو آپ کو ضرور ماننا ہوگا کہ حضرت نے بغیر نکاح بہو سے مجامعت کی۔ جو دنیا کے ہر مذہب میں حرام ہے اور حرام گناہ ہے سو محمد سے سرزد ہوا ۔

صفحہ ۸۷۔ "غرض حسب موقعہ ضرورت حضرت کو بہ نسبت دوسرے مسلمانوں کے تعداد ازواج میں اور عورتوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں آزادی دی گئی" کیوں؟ یہی تو اعتراض ہے جس کو آپ جواب بناتے ہیں۔ حضرت نے صرف موسوی اور عیسوی شرع کے خلاف ہی نہیں کیا۔ بلکہ خود محمدی شرع کے خلاف کرکے گنہگار ہوئے۔ یہی ہمارا دعویٰ ہے جو اسی کو آپ جواب میں بیان کرتے ہیں۔ بس شائق صاحب کا دعویٰ راست ٹھہرا۔ اور محمد حسین بٹالوی پر روپیہ دینا واجب ہو گیا ۔

صفحہ ۹۳۔ "سودہ کے طلاق دینے کا ارادہ کرنا یا طلاق دیدینا" اس کا جواب سوا اس کے کچھ بن نہیں آیا کہ "جیسے اور واہی روائتیں گھڑکر یہاں لگا دی ہیں" اس کا نام جواب ہوگا مگر ان کے واہی ہونے پر کوئی دلیل یا حدیث آپ نہیں۔ لہذا شائق صاحب کا دعویٰ ثابت ہے ۔

صفحہ ۹۴۔ "ابوبکر کی نسبت جو روائتیں لکھی ہیں ان کا آخر کا حصہ تو بالکل قرین قیاس نہیں ہے۔ جس میں یہہ لکھا ہے کہ ابوبکر کو معلوم تھا کہ حضرت حفصہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں" قرین قیاس نہیں صرف آخری حصہ باقی قرین قیاس ہوگا۔ یہہ جواب ہے۔ یہہ اس لئے قرین قیاس نہیں کہ صادق علی صاحب روشنی کے زمانہ میں ہیں اور انجیل کا اثر ہے۔ ورنہ کیا وجہ ہے کہ ایک روایت کا پہلا حصہ جو کسی قدر بہتر ہے درست ہو۔ اور دوسرا حصہ جو بدتر ہو وہ قرین قیاس نہ سمجھا جاوے۔ اس لئے کہ حضرت محمد پر گناہ کا دھبہ لگتا ہے اور ہزار روپیہ مسلمانوں کی گرہ سے نکلتا ہے۔ "جو حصہ قرین قیاس نہیں" کیا وہ شائق صاحب نے بڑھا دیا۔ یا کسی شیطان نے ملوں کردی۔ جیسے کہ حضرت محمد کی بات کے ساتھ مکہ کی نبوی تصنیف میں شیطان نے ملوں کردی تھی۔ تلک الغرانیق ..... الخ جبکہ اس قدر حدیثیں پایۂ اعتبار سے گری ہوئی ہیں تو بھلا ایسی جھوٹی باتوں کو ماننا اور ان ہی پر دین کا دار و مدار سمجھنا۔ اور جب کسی غیر نے کوئی حدیث پیش کردی جس سے محمد کی ذات پر حرف آتا ہو تو جھٹ مکر جانا اور کہدینا کہ یہہ حدیث صحیح نہیں کیا فائدہ ہے خواہ مخواہ جھوٹ پر کمر باندھ رکھنی۔ اور آپ نے تو تمام امہات المومنین کا یہی جواب سمجھا ہے۔ اس سے بہتر کوئی جواب آپ کے پاس نہیں۔ ایسا لغو جواب کون تسلیم کرےگا۔ صفحہ ۹۵ پر آخر میں دیکھیں

صفحہ ۹۵۔ "ام سلمہ کے نکاح کے قصہ میں جو لکھتے ہیں کہ ام سلمہ کو حضرت نے فرمایا کہ میں تیری غیرت دور کرنے کے لئے دعا کروں گا۔ بالکل بے اصل ہے۔ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں" لیجئے یہہ جواب ہے ۔

صفحہ ۹۵۔ "صفیہ کے نکاح کے قصہ میں جو واہی کہانیاں نقل کی گئی ہیں ان کو مسلمان صحیح نہیں کہتے" کون مسلمان صحیح نہیں کہتے۔ آج کے مسلمان۔ یا وہ محدثین۔ مورخین۔ مفسرین۔ صحابہ جو آج سے ہزار بارہ سو برس پیشتر موجود تھے۔ ان سے جاکر پوچھئے کہ یہہ قصے یہہ حدیثیں صحیح ہیں یا غلط ہیں ۔

صفحہ ۹۵۔ "میمونہ کے نکاح کے معاملہ میں بھی سوا اٹکل اور وہمی باتوں کے اور کچھ نہیں اور یہ تمام ساری خبر غیر معتبر ہیں" جواب کے لئے ڈاکٹر صاحب کو کیسا اچھا نسخہ ملا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے حضرت محمد کی بیماری کی بخوبی تشخیص کرلی ہے اور ان کو معلوم ہو گیا ہے کہ ان کے ہر ایک روگ کا یہی علاج ہے کہ روایت معتبر نہیں۔ اس سے جسدے رشتہ حیات قایم رہ سکتا ہے ورنہ امید زندگی منقطع ۔

صفحہ ۹۵۔ "اگر ماریہ قبطیہ کا یہہ قصہ صحیح بھی مان لیا جائے مگر جو لغو حاشئے چڑھائے ہیں ان کو چھوڑ دیا جائے تو کوئی اعتراض نہیں" اب اس میں کوئی کیا کر سکتا ہے۔ منکوحہ بیوی کا جس کے حصہ میں عرصہ بعد ایک رات آئی حق مارلینا گناہ نہیں۔ منکوحہ بیوی کے بستر پر ایک حرم سے ہم بستر ہونا۔ گناہ نہیں۔ منکوحہ کو چھوڑ کر غیر منکوحہ عورت سے ناجائز مباشرت گناہ نہیں۔ منکوحہ کی ناراضگی پر لونڈی کو ترک کرنے کی قسم کھانا۔ گناہ نہیں۔ پھر اپنی قسم کو توڑنا گناہ نہیں۔ قسم کو جھوٹا کرنے والا اللہ کو بنانا۔ گناہ نہیں۔ اب آپ منصف آپ دیکھ لیں کہ اسلام میں گناہ کی حقیقت کیا ہے اور گناہ سے کس قدر نفرت ہے۔ اور کہ رسول عربی اور اس کی امت کو کہاں تک گناہ کی پہچان ہے۔ [illegible] موجودات [illegible] ہو سکیں۔ ہمیں ڈاکٹر صادق علی صاحب فرماتے ہیں کہ [illegible] نہیں۔ تو پھر یہہ دعویٰ کرنا کہ کوئی ایک گناہ بھی سرزد [illegible]

ثابت کر دیا جاوے تو ہزار روپیہ ملیگا۔ دعوٰے کا دیں نہیں لوگیا۔ حق مارنا گناہ نہ ہوا۔ غیر منکوحہ سے مجامعت گناہ نہ ہوا۔ قسم کا توڑنا گناہ نہ ہوا۔ خدا پر قسم توڑنیکا الزام دینا گناہ نہ ہوا۔ دا خبری اور جھوٹ گناہ نہ ہوئے تو پھر ای محمد یو گناہ کی تعریف تم ہی کرکے دنیا کے سامنے پیش کرو تاکہ آیندہ الٰہی شریعت کے مطابق کوئی محمد کی ذات و افعال پر الزام نہ دے۔

جہاں گناہ کی یہہ ماہیت ہے۔ وہاں الٰہی پاکیزگی معلوم!!!!!

پھر دہی واہی تباہی باتیں کہ داؤد نے یوں کیا سلیمان نے دوں کیا۔ ابراہام نے بیوی کو بہن کہا۔ یہہ بھی کچھ جواب ہیں۔ اور کیا اُن کا گناہ محمد کی بدیوں کو ہلکا کر دیتا ہے۔ یا محمد کو بری کر دیتا ہے۔ جناب من شریعت کے خلاف کرنا جیسے زید بکر کے واسطے گناہ ہو ویسے ہی محمد کے واسطے شریعت سب کے لئے یکساں ہے۔ اگر اس میں محمد کی رعایت رکھی گئی۔ تو زید بکر اس رعایت سے کیوں محروم رہیں۔ کیا قیامت کو جبکہ خدا زید بکر کو کسی گناہ کے لئے پکڑیگا۔ تو وہ محمد کا حوالہ دیکر چھوٹ نہ جائیں گے یا اگر گرفتار ہونگے۔ تو خدا پر ناانصافی اور بیجا رعایت کا الزام نہ دیں گے کہ اپنے یار کو تو چھوڑ دیا اور ہمیں جہنم میں ٹھونک دیا۔ واہ خیر پیا کریں تیرے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین انصاف کریں کہ حق کس کی جانب ہے؟

آخر کتاب میں ڈاکٹر صادق علی صاحب نے سر سید مرحوم کے جواب امہات المومنین کو درج کیا ہے۔ چونکہ اُس کا جواب ہو چکا ہوا ہے۔ لہٰذا اس کی نسبت کچھ اور کہنا فضول ہے۔

ذات پاک ربنا یسوع المسیح پر اعتراض کرتے ہوئے ڈاکٹر صادق علی صاحب نے ایک یہودی کی چٹھی جو سراسر کفر اور جھوٹ سے بھری ہے نقل کرکے ہم ۱۴ صفحات اپنی کتاب کے سیاہ کئے ہیں۔ اُس چٹھی کا نقل کرنا دو شک سے خالی نہیں یا تو یہودی کی باتوں کو غلط سمجھ کے یا صحیح سمجھ کے۔

اگر جھوٹ سمجھ کے نقل کیا ہو تو اپنے جواب دعوٰی کے ثبوت میں جھوٹا گواہ پیش کرنا اپنی آپ تردید کرنا ہے۔ لہٰذا جس مدعا علیہ کے گواہ جھوٹے ہوئے وہ بھی جھوٹا ٹھہرا۔ تو مدعی مصنف امہات المومنین سچا ثابت ہوا۔ مدعا علیہ پر ڈگری ہو گئی کہ محمد گنہگار ثابت ہو گیا۔ اب ہزار روپیہ جتنی بھرو۔

اگر سچ سمجھ کے نقل کی ہے تو اُس کی گواہی کے مطابق فیصلہ دینا چاہئے۔ اس کی گواہی یہہ ہے کہ مسیح صلیب دیا گیا اور دفن کیا گیا اور قبر پر پہرہ بٹھلایا گیا۔ اس کے مطابق قرآن جھوٹا ثابت ہوا جبکہ وہ کہتا ہے کہ ما قتلوہ و ما صلبوہ۔ نہیں قتل کیا اس کو (مسیح) اور نہیں صلیب دی اُس کو۔ جب قرآن کی صداقت قایم نہ رہی تو مصنف قرآن کی صداقت کہاں قایم رہیگی۔ لہٰذا جھوٹ بات کو بیان کرنا جھوٹا ہونا ہے یا نہیں۔ اور جھوٹ بولنا گناہ ہے۔ پس مسٹر صادق علی کے گواہ کی شہادت سے حضرت محمد صاحب گنہگار ثابت ہوئے۔

ناظرین اگر اس یہودی کی گواہی کو بیچان لیں۔ تو قرآن تو بیخ و بنیاد سے جاتا ہے۔ نہ معلوم کیوں ایسی شہادتیں پیش کی جاتی ہیں۔ کیا دوسرے کی بدشگونی کے واسطے اپنا ناک کاٹنا جایز ہے؟

آخر میں اس خاکسار کی عرض ہے کہ ان جھگڑوں اور بکھیڑوں سے کیا فایدہ۔ اول گناہ کی پہچان حاصل کرو۔ اور پھر گناہ کا علاج جھوٹے دعووں اور شیخیوں سے کچھ نہیں ہوتا خاکساری اور فروتنی سے خدا کا دروازہ ملتا ہے۔ خداوند مغروروں کا سامنا کرتا ہے پر فروتنوں کو فضل بخشتا ہے۔ اے پیارے محمدی بھائیو آپ اُس مسیح کی مخالفت کرتے ہیں جس کو پہچانتے نہیں اگر اس کو پہچانتے تو یہودیوں کی طرح زندگی کے مالک کو قتل نہ کرتے۔ دنیا کے مذاہب میں صرف تعلی اور شیخی بھری ہوئی ہے مگر گناہوں کا علاج کہیں نہیں ہے

ہیں شیخی مارنے سب غیر مذہب یک قلم لیکن
مریض درد عصیاں کو اگر اچھا کرے کوئی

خدا کی طرف سے ایک ہی حکیم گناہوں کے درد کے واسطے مقرر ہوا ہے۔ اور وہ خداوند یسوع مسیح ہے جو فرماتا ہے کہ اے تم لوگو جو تھکے اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں آرام دونگا۔ میرا جوا اپنے اوپر لے لو اور مجھ سے سیکھو کیونکہ میں حلیم اور دل سے خاکسار ہوں اور تم اپنے جیوں میں آرام پاؤ گے کیونکہ میرا جوا ملایم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔ متی ۱۱ : ۲۸ تا ۳۰۔

راقم

ابو یوسف بٹالوی

میلہ گلو شاہ

یہہ میلہ موضع کوریکے تحصیل پسرور میں قریباً دس روز تک بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے اور ایک لاکھ تک کے قریب مجمع ہوتا ہے۔ خرید و فروخت اور بڑی مال مویشی بھی بہت ہوتی ہے ہمیشہ اس جگہہ انجیل سنائی جاتی ہے اور اس سال بھی کوئی سات مشنریوں معہ چند پادری صاحبان ظفروال پسرور نارووال سیالکوٹ گوجرانوالہ ڈسکہ سے منادی کے

لے آئے ہوئے تھے بڑی سرگرمی اور شدومد سے انتظام سے خدا کا کلام سنتا رہا۔ بلکہ منادی کے درمیان بحث کرنے کی اجازت نہ تھی بلکہ بحث کے لئے علیحدہ جگہ مقرر تھی جو بحث کرنا چاہتا اُسے اُس جگہ بھیجا جاتا۔ تاکہ منادی کے درمیان چل چل اور شور نہ ہو اور خدا کا کلام اچھی طرح سے سُنایا جاوے۔

چنانچہ ایک شخص مسمی بالا سنگھ ساکن موضع گوندانوالہ ضلع گوجرانوالہ پر جیل رام منادسنگھ نارووال مِشن کی وعظ سے کلام کی عجیب تاثیر ہوئی۔ چنانچہ جب منادوں کو کھانے کی رخصت ملی تو بالا سنگھ مذکور نے ۱۲ کی مٹھائی لا کر کہا کہ آپ کو کھانا دینا میرا فرض ہے کیونکہ آپ کی منادی و وعظ سے میرے دل پر تاثیر ہوئی۔ وہ سب مٹھائی کل بھائیوں میں تقسیم کی گئی۔ اور بالا سنگھ کے لئے دعا مانگی گئی۔ اور پادری جوتیل گوجرانوالہ کے سپرد کیا گیا۔ ۱۰ ستمبر سے ۱۶ ستمبر تک پانچ روز منادی شب و روز ہوتی رہی۔ اور سب ختم ہوا ۔

راقم

پادری نثار علی

سراغ

کچھ عرصہ ہوا کہ ایک صاحب نے اشتہار میں مسٹر ایچ۔ بی۔ لائن کا پتہ دریافت کیا تھا سو جناب اُن کا پتہ یہ ہے مسٹر ایچ۔ بی۔ لائن کلرک و ٹائم کیپر دفتر نہر مادھوپور ضلع گورداسپور جناب براہِ عنایت اس پتہ کو اخبار نورافشاں میں مشتہر کیجئے بمیں نوازش ہوگی۔ زیادہ وسلام آداب ۔

الراقم۔ محمد دین

صبر و برداشت الٰہی

ساری موجودات کا پیدا کرنے والا جس کے کلام سے عالم برپا ہوئے جو سب کے اوپر اور سب پر بلند ہے۔ لہٰذا صرف اسی کو ہاں ہر ایک کو اسی کی تعریف اور تہنیت خوانی واجب و انسب ہے جو اپنی ہر ایک صفت میں کامل ہے یعنی رحیم و کریم۔ قادر و علیم۔ گنہگاروں کا دوست۔ اور بچانے والا۔ جو اپنے نبی کی آواز سے یہ کہتا کہ "مجھے اپنی حیات کی قسم جس کسی گنہگار کی موت سے خوشی نہیں" جس کی ہر ایک صفت لامحدود ہے۔ اگرچہ خدا غضب کرنے میں دھیما اور شفقت میں بزرگ ہے تو بھی اس کے صبر و برداشت کی حدیں اور کنارے ہیں۔ وہ ہمیشہ کسی کی نسبت صبر نہیں کرتا۔ میرے پیارے وہ کیا کہتا ہے ذرا اُس کی طرف کان دھر۔ "میری روح ہمیشہ انسان کے ساتھ مزاحمت نہ کریگی" کیوں۔ اس لئے کہ اس کے کام روز بروز بد ہی ہیں۔ ذرا نوح کے دنوں کو خیال میں لا۔ خدا نے ایک سو بیس برس صبر کیا اور راستباز منادِ فضل الٰہی کو گوناگوں طریقوں سے ان کے آگے دھر دیا اور سامنے رکھا کہ ان کو طوفان کی ہولناک بلا سے بچائے۔ پر انہوں نے ذرا بھی توجہ نہ کی تو کیا ہوکر ان کا کیا انجام ہوا۔ سب کے سب سوا نوح اور اس کے خاندان کے مستغرق ہوئے۔ مگر اب بلا کا علم ہے۔ ہیں مجھے سمجھ نہیں ذرا آگے چل اور پھر خدا کے برتاؤ کو دیکھ۔ لوط کے ایام پر نظر ڈال۔ صدوم اور عمورہ کی طرف رخ کر۔ سورج کے نکلتے ہی آسمانی آتش اُن کو چٹ کر گئی۔ آگ اور گندھک نے بھسم کر ڈالے۔ اُن کا نام و نشان سطح زمین سے مٹا ڈالا۔ آن کی آن میں کالعدم ہوگئے۔ کہاں ہیں اُن کے مکان اور جائیدادیں۔ مجھے نہیں ہوکر بھی تیرے لئے بس ہونگے۔ میرے دل مست ہو غافل نہ ہو جا۔ ان مؤثر اور عبرت بخش نظاروں سے اس کے صبر و برداشت کا اندازہ لگا۔ کیا تجھے آج صدوم اور عمورہ کا سا سورج تو طالع ہونے والا نہیں ہے؟ کیا خدا نے عدل کے بادلوں کو حکم تو نہیں دے دیا کہ تجھکو پانی کی زیادتی سے ڈبو دیں۔ کیا تیری جڑ پر اب کلہاڑا رکھ کر یہ حکم نافذ تو نہیں ہوا کہ اسے کاٹ ڈال کاہیکو جگہ گھیرے ہے؟ شاید ایسی ہو سکتی حالت تیری نہ ہوگی۔ تیرے گناہ کا پیالہ لبریز نہیں ہوا ہوگا۔ اس درجہ تک نہ پہنچا جہاں سمسون پہنچ قاضی ۱۶: ۲۰ "اور وہ نیند سے جاگا ...... پہ وہ نہ جانتا تھا کہ خداوند اس پاس سے چلا گیا تھا" وہ کیونکر شیطان مجسم اور دنیا انسان کو باندھ لیتے جب خداوند اُن پاس سے چلا جاتا۔ کیا ہم اسی وقت آنکھ کھولیں گے جس وقت سمسون نے کھولی۔ جب خداوند نہ تھا یہ خطرناک حادثہ ہے جس وقت خداوند مل سکتا ہے اس کو ڈھونڈو۔ جب وہ نزدیک ہے تم اُسے پکارو۔ نہ سمجھ کہ تو عیسائی کہلاتا ہے اور خداوند مسیح کے نام پر بپتسمہ پالیا ہے۔ عشائے ربانی کی پاک ضیافت میں شریک ہے۔ مقدسوں کی صحبت تجھے نصیب ہے۔ یاد رکھ کہ یہوداہ نے بھی ان باتوں پر عمل کیا تھا۔ پاک فرقہ میں بھی شریک تھا۔ مگر جیسے رسول کہتا ہے۔ اعمال ۱: ۱۶ و ۲۵۔ یہوداہ واجب ہو کر اپنی خاص جگہ کو گیا۔ شاگردوں اور رسولوں میں گنے جانا نجات پانے کی دلیل تھی۔ حقیقی شاگرد وہی ہے جو سچے انگور کی ڈالی ہے۔ اور اپنے موسم پر پھل دیتا ہے جس میں نئی زندگی ترقی پر ہے جس نے پرانی انسانیت کو اس کے فعلوں سمیت اتار پھینکا ہے۔

اور حقیقی انسانیت کو جو معرفت میں اس کے پیدا کرنے والے کی صورت پر بن رہی ہے جیتا ہے۔" اپنے تئیں فریب نہ دے۔ تیری بقا کوئی چھوٹی سی بات نہیں تمام دنیا کے مال و اسباب۔ زر و جواہر تیری روح کے مقابل ہیچ اور ناچیز ہیں۔ البتہ تو آدمیوں کو اپنے دل کو فریب دے سکتا ہے لیکن "خدا ٹھٹھوں میں اڑایا نہیں جاتا۔" خدا کو کون چھلے گا۔ اگر گندم نما اور جو فروش ہے تو اپنے تئیں ہی دھوکا دیتا ہے۔ ظاہرداری۔ خوشامد۔ چاپلوسی۔ اور زبان کی چکنی چپڑی باتوں کو چھوڑ۔ "خدا کسی کے ظاہر پر نظر نہیں کرتا۔" وہ روحوں کو تولتا ہے اور اس کی دوربین آنکھ دل کے گہرے سے گہرے اور دبے سے دبے خیال تک پہنچتی ہے۔ کاشکہ تیرا باطن ایسا ہی ہو جس طرح ظاہر ہے۔ اگر اب تک تو نے مسیح میں جڑ نہیں پکڑی اور اس نجات کو جو اس نے تیرے لئے ہاں تیرے ہی لئے تیار کی ہے حاصل نہیں کیا تو تیرا کیا حال ہوگا۔ اس کی آواز کو سن۔ اور اپنے دل میں جگہ دے وہ کہتا ہے "دیکھ میں دروازہ پر کھڑا ہوں اور کھٹکھٹاتا ہوں اگر کوئی دروازہ کھولے تو میں اندر آؤنگا۔" دیکھ اب وقت ہے کیا جانئے در رحمت بند ہو جائے اور تیری زندگی ہی کے دوران میں پھر یہہ شیرین اور سہانے پر محبت اور خیرخواہی کے کلمے پھر سنائی نہ دیں۔ "ٹاٹ کا لباس پہن۔ اور فکر میں بیٹھ کون جانتا ہے کہ خدا پھر بچائیگا۔" اور اس تسلی بخش آواز کو سن۔ "دیکھو اب قبولیت کا وقت ہے۔ دیکھو اب نجات کا دن ہے۔" غافل اور بے پرواہ مست ہو۔ اپنے وقت کو غنیمت جان ٭

راقم

کلیم

نیک اعمال کی ضرورت

ہر آنکہ تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت
دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

اکثر اوقات مسیحی دین پر یہہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ نیک اعمال کی کچھ قدر نہیں کرتا ہے بلکہ مسیحی لوگ یہہ بھی کہتے ہیں کہ نجات نیک اعمال کے بغیر ہوتی ہے٭

البتہ ہو سکتا ہے کہ بعض منادوں اور مصنف غفلت یا نادانی سے مسیح کی تعلیم ایسے طور پر پیش کرتے ہیں کہ لوگ سمجھیں کہ مسیحی دین نیک اعمال پر زور نہیں دیتا ہے لیکن یہہ خیال نہ صرف غلط ہے بلکہ حقیقت کے برعکس ہے٭

جب کسی علم یا کسی دین کی تحقیقات کرنی ہے۔ تو سیدھے لوگ اس علم یا اس دین کی اصولی باتوں کا لحاظ کریں گے۔ مسیحی دین کے اصول نئے عہدنامہ میں پائے جاتے ہیں۔ اس میں نیک اعمال کے بارے میں کیا لکھا ہوا ہے؟

(۱) پہلے خود خداوند مسیح کیا فرماتا ہے (متی ۵ باب ۱۹ سے ۲۲ تک)٭

"پس جو کوئی ان حکموں میں سے سب چھوٹے کو ٹال دیوے اور ایسا ہی آدمیوں کو سکھاوے آسمان کی بادشاہت میں سب سے چھوٹا کہلاویگا پر جو کہ عمل کرے اور سکھلاوے وہی آسمان کی بادشاہت میں بڑا کہلاویگا کیونکہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ اگر تمہاری راستبازی فقیہوں اور فریسیوں کی سے زیادہ نہ ہو تم آسمان کی بادشاہت میں کسی طرح داخل نہ ہوگے۔"

"تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو خون مت کر۔ اور جو کوئی خون کرے عدالت میں سزا کے لائق ہوگا پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنے بھائی پہ بے سبب غصے ہو عدالت میں سزا کے قابل ہوگا اور جو کوئی اپنے بھائی کو راکا کہے صدر مجلس میں سزا کے لایق ہوگا اور جو کوئی اس کو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا (۲۷ و ۲۸ تک)۔ "تم سن چکے ہو کہ اگلوں سے کہا گیا تو زنا مت کر پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ جو کوئی شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے وہ اپنے دل میں اس کے ساتھ زنا کر چکا٭"

(۴۳ سے ۴۸) "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا اپنے پڑوسی سے دوستی رکھ اور اپنے دشمن سے عداوت پر میں تمہیں کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تم سے کینہ رکھیں ان کا بھلا کرو۔ اور جو تمہیں دکھ دیں اور ستاویں ان کے لئے دعا مانگو۔ تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے فرزند ہو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو بدوں و نیکوں پر اگاتا ہے اور راستوں اور ناراستوں پر مینہ برساتا ہے کیونکہ اگر تم انہیں کو پیار کرو جو تمہیں پیار کرتے ہیں تو تمہارے لئے کیا اجر ہے کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے اور اگر تم فقط اپنے بھائیوں کو سلام کرو تو کیا زیادہ کیا۔ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے پس تم کامل ہو۔ جیسا تمہارا باپ جو آسمان پر ہے کامل ہے"٭

(متی ۷: ۱۲) "پس جو کچھ تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں ویسا تم بھی ان کے ساتھ کرو۔ کیونکہ توریت اور نبیوں کا خلاصہ یہی ہے"٭

(۷ باب ۲۱ سے ۲۳ تک) "نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے آسمان کی بادشاہت میں داخل ہوگا مگر وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہے اس کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہتیرے مجھے کہیں گے اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے دیووں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہیں کیں۔ اس وقت میں ان سے صاف کہونگا کہ میں کبھی تم سے واقف نہ تھا اے بدکارو

میرے پاس سے دور ہو۔ پس جو کوئی میری یہہ باتیں سُنتا اور انہیں عمل میں لاتا ہے میں اُسے اس عقلمند کی مانند ٹھہراتا ہوں جس نے چٹان پر اپنا گھر بنایا اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اس گھر پر زور مارا پر وہ نہ گرا۔ کیونکہ اس کی نیو چٹان پر ڈالی گئی تھی۔ پر جو کوئی میری یہہ باتیں سُنتا اور ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس بیوقوف آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریتی پر بنایا اور مینہہ برسا اور باڑھیں آئیں اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر پر زور مارا اور وہ گھر گر پڑا اور اسکا گرنا ہولناک واقع ہوا"۔

اگر کوئی صاحب مذکورہ بالا عبارتوں کا ملاحظہ غور سے کرے تو معلوم کریگا کہ خداوند مسیح نہ صرف نیک اعمال پر بڑا زور دیتا ہے۔ بلکہ وہ نیک اعمال کا ایسا نمونہ پیش کرتا ہے۔ جو کہ سب سے اعلیٰ اور عمدہ ہے۔ اور کہ اگر سارے بنی آدم ایسے قوانین کے مطابق چلتے تو دنیا میں جھگڑے نفاق کی جگہہ نہ رہتی۔

(۲) پولوس رسول نیک اعمال کے بارے میں کیا سکھاتا ہے۔ بعض لوگ اسی رسول کی تعلیم سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مسیحی دین میں نیک اعمال کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اسکی تصنیفات سے چند آیتوں کا ملاحظہ کیجئے رومیوں کو جو خط اس نے لکھا اس کے چھٹے باب میں خود پولوس اس اعتراض کا جواب دیتا ہے (رومیوں ۶۔ ا سے ۴ تک)

"پس ہم کیا کہیں؟ کیا گناہ کرتے رہیں تاکہ فضل زیادہ ہو؟ ایسا نہ ہووے ہم تو جو گناہ کی نسبت موئے ہیں پھر کیونکر اس میں زندگی گذرانیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ ہم میں سے جتنوں نے مسیح یسوع کا بپتسمہ پایا اُس کی موت کا بپتسمہ پایا۔ پس موت کے بپتسمہ کے سبب اس کے ساتھ گاڑے گئے تاکہ جیسے مسیح مُردوں میں سے باپ کے جلال کے وسیلے سے اُٹھایا گیا ایسے ہی ہم بھی نئی زندگی میں قدم ماریں"۔

پھر اس خط کے بارھویں باب میں جب وہ اپنی ساری تعلیم کا خلاصہ اور عملی نتیجہ ظاہر کرنا چاہتا ہے وہ یوں فرماتا ہے۔

"بدی سے نفرت کرو۔ نیکی سے ملے رہو۔ برادرانہ محبت سے ایک دوسرے کو پیار کرو۔ عزت کی راہ سے ایک دوسرے کو بہتر سمجھو۔ کام کاج میں سُستی نہ کرو روح سے سرگرم ہو۔ خداوند کی بندگی میں رہو۔ امید میں خوش تکلیف میں برداشت کرنیوالے دعا مانگنے پر مستعد رہو مقدسوں کی احتیاج میں شریک ہو مسافر پروری میں مشغول رہو ان کے لئے جو تمہیں ستاتے ہیں برکت چاہو۔ خیر مناؤ اور لعنت نہ کرو۔ خوشی والوں کے ساتھ خوش وقت رہو اور رونے والوں کے ساتھ روؤ۔ اے عزیزو اپنا انتقام مت لو۔ بلکہ غصہ کی جگہہ چھوڑ دو۔ کیونکہ یہہ لکھا ہے کہ خداوند کہتا ہے انتقام لینا میرا کام ہے میں ہی بدلا لونگا۔ پس اگر تیرا دشمن بھوکا ہو اس کو کھلا اگر پیاسا ہو اُسے پانی دے کیونکہ یہہ کرکے اس کے سر پر آگ کے انگاروں کا ڈھیر لگا دے گا بدی کا مغلوب ہو بلکہ بدی پر نیکی سے غالب ہو"۔

افسیوں کو اسی رسول نے لکھا کہ خدا نے ہم کو بنائے عالم کے پیشتر مسیح میں چُن لیا۔ تاکہ ہم اس کے حضور محبت میں پاک اور بے عیب ہوں۔

ناظرین مہربانی کرکے خوب توجہ فرمائیں کہ اس مقام میں خدا کا خاص ارادہ اور اصلی مقصد مسیح کے ظہور سے یہہ ہے کہ اس کے پیرو پاک ہو جائیں۔ کیونکہ لکھا ہے کہ خدا نے ہم کو مسیح میں چُنا ہے۔ تاکہ ہم بے عیب ہو جائیں۔

اسکے ساتھ اور آیتیں بھی ملتی ہیں مثلاً گلتیوں ا:۴ "مسیح نے ہمارے گناہوں کے بدلے میں اپنے تئیں دیدیا تاکہ وہ ہم کو اس خراب دنیا سے خلاصی بخشے"۔

طیطس ۲۔ ۱۴ "مسیح نے آپ کو ہمارے بدلے دیا۔ تاکہ وہ ہمیں سب طرح کی بدکاریوں سے چھڑائے اور ہمیں نیکوکاری میں سرگرم بنادے"۔

اس مضمون میں گنجایش نہیں کہ اور آیتیں لکھیں صرف اس وقت یہہ کہنا کافی ہوگا کہ مسیحی تعلیم کی خاصیت یہہ ہے کہ نیک اعمال ثواب اور بہشت میں داخل ہونے کے حق کو حاصل کرنے کا وسیلہ نہیں ہیں۔ بلکہ اس معافی کا پھل ہیں جو خدا مسیح کے کفارہ کے ذریعے مفت دیتا ہے۔

مسیح کی تعلیم

بقیہ نواں باب

مسیح کی تعلیم راستبازی کی بابت

(۱) اب مسیح کی اندرونی اور اخلاقی تعلیم میں ایک اور بات باقی ہے جس کا بیان کرنا بہت ضرور ہے۔ خدا کی بادشاہت کی راستبازی میں مسیح کی تعلیم کے بموجب یہہ صفت بھی نکلتی ہے کہ خدا کی راستبازی صرف از خود اور آزاد دل سے ہو سکتی ہے مطلب یہہ ہے کہ اگر راستبازی خوف یا صرف فرضی طور سے ہو وہ مسیح کی تعلیم میں راستبازی نہیں کہلاتی ہے۔ کوئی آدمی مسیح کی راستبازی کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ اگر اس کا دل نیکی کرنے پر راغب نہ ہو اور خود اُسے نکلنا چاہے اور اسے اختیار کرکے ساری آرزو سے

انسے مقدم نہ سمجھے اس بادشاہت کی راستبازی ہمیشہ آدمی کی دلی حالت کو جانچتی ہے کہ اگر روح اور دل کی ہو تو راستبازی کے حقیقی کام دنیوی طبیعت سے ناممکن ہیں۔ اگر روح حقیقت میں نیک ہو تو راستبازی کے کام از خود پیدا ہونگے جیسا مسیح نے کہا کہ "اچھا آدمی دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی برے خزانہ سے بری چیزیں باہر لاتا" (متی ۱۲: ۳۵) "یا تو درخت کو اچھا کہو اور اس کے پھل کو اچھا کہو۔ یا درخت کو برا کہو اور اس کا پھل برا کیونکہ درخت اپنے پھل ہی سے پہچانا جاتا ہے" (متی ۱۲: ۳۳) اور کیا کانٹوں سے انگور یا اونٹ کٹاروں سے انجیر توڑتے ہیں" (متی ۷: ۱۶) اب واضح ہو کہ مسیح کی اخلاقی تعلیم جو متی رسول کی انجیل میں مندرج ہے یوحنا رسول کی انجیل کی پوشیدہ تعلیم سے میل اور موافقت رکھتی ہے۔ پہاڑی واعظ کی تعلیم کو پورا کرنے کے لئے نئی پیدائش کا ہونا ضرور ہے جس کی بابت نیقودیمس سے گفتگو ہوئی اور خدا کی بادشاہت جو مسیح کے ساتھ آئی اس زمانہ کا شروع ہے جس پر خیال کرنے سے ایک مشہور شاعر Wordsworth نے خوشی سنائی اور کہا کہ دل خواہش اور فرض ساتھ رہیں گے اور محبت اور خوشی انسان کی چال وچلن کی ہدایت کے لئے کافی ہوگی ؛

(۲) اب ہم کشادگی کا بیان کریں گے جس سے معلوم ہوگا کہ مسیح نے کس طرح سے راستبازی کا بیان خوب خلاصے کے ساتھ پیش کر دیا (۱) یہودی لوگ راستبازی کی بابت سمجھتے تھے کہ ہم برائی سے الگ رہیں اور شریعت نہ توڑیں۔ کیونکہ شریعت اس طریقہ سے دی گئی کہ "تو مت کر" مگر مسیح نے کام اور کلام سے راستبازی کو ایسا بتلایا کہ وہ نیک کام میں مستعد رہتا ہے شریعت رہ گئی لیکن مسیح میں کھینچا۔ مسیح کی ساری زندگی نیکی کرنے اور خیر خواہی میں کٹی ؛

مسیح نے خود کہا کہ "کیونکہ ابن آدم بھی نہیں آیا کہ اس کی خدمت کی جاوے بلکہ آپ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے لئے کفارہ میں دیوے" (مرقس ۱۰: ۴۵) اور اس آخری گفتگو میں شاگردوں کے ساتھ مسیح نے اپنے شاگردوں کے پاؤں دھوئے جو کامل فروتنی کی خدمت کا نمونہ ہے اور کہا کہ "اسلئے میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہے تاکہ جیسا میں نے تم سے کیا تم بھی کرو" (یوحنا ۱۳: ۱۵) اس نے اپنی بادشاہت کے بڑے عہدوں کو خدمت پر چھوڑا جیسا لکھا ہے کہ "جو تم میں بڑا ہوا چاہے تمہارا خادم ہو۔ جو تم میں سردار بنا چاہے تمہارا بندہ ہو" (متی ۲۰: ۲۶-۲۷) اور مسیح کے کہنے کے مطابق آخری عدالت کے دن جس نے نیکی کو جانا اور اسے نہیں کیا سب سے بھاری مجرم ٹھہرایا جاوے جیسا لکھا ہے کہ "جب تم نے میرے ان چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ نہ کیا" (متی ۲۵: ۴۵) یا جیسا وہ توڑا زمین میں چھپایا گیا (۲) پھر راست چال وچلن کی بابت مسیح اس کلام سے لیتے "اگر تم فقط بھائیوں کو سلام کرو تو کیا زیادہ کیا ؟ ایک کشادہ اور بزرگ قانون سکھلاتا تھا (متی ۵: ۴۳-۴۸) کو دیکھو ؛

مسیح اس تعلیم میں اپنے شاگردوں کو ترغیب دیتا تھا کہ وہ اس دنیا کے مروج دستوروں اور چال وچلن پر بھروسہ نہ رکھیں اور واضح ہے مسیح کی بادشاہت کی چال ایک طرح کی تھی اور دنیا کی چال دوسری طرح کی۔ مسیح کے شاگردوں کو یہ کام سونپا گیا کہ وہ دنیا کے لوگوں کے لئے ایک نئی راہ بتا دیں۔ دنیا کے سارے کاروبار میں بہتر اور لین دین اور ملکی انتظام اور آدمیوں کی صحبت وغیرہ میں اخلاقی تبدیلی کی بڑی ضرورت ہے اور ان سب کاموں میں مسیحی لوگوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اور لوگوں کی بہ نسبت اس اخلاقی تبدیلی اور ترقی میں پیشرو ہوویں اور خاصکر کہ یہ ضرور تھا کہ مسیح کا مذہب بلا استثنا کسی خاص قوم یا فرقہ کے لئے نہ ہووے بلکہ کل دنیا کے لئے۔ یہودیوں کی تنگدلی خاصکر کے حب الوطنی کے خیال میں ظاہر ہوتی تھی انہوں نے وطن دوستی کی چاروں طرف ایسی باڑھ باندھی کہ ان کے بیچ میں "اپنے پڑوسی کو" پیار کرنے کی مراد یہ تھی کہ وہ صرف ایک دوسرے یہودی کو پیار کرے۔ مسیح نے ان لفظوں کی مراد کو ایسا صاف اور وسیع کر دیا کہ پڑوسی کی مراد میں سامری لوگ ہاں دشمن بھی گنے دکھلاتا (لوقا ۱۰: ۳۷) اور جب ہم ان الفاظ کے ساتھ لیتے "کیا زیادہ کیا" مسیح کی تعلیم ملا دیویں جیسا۔ (متی ۵: ۳۹-۴۷) میں درج ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ چال وچلن جو مسیح اپنے لوگوں سے طلب کرتا ہے ایک عظیم اور عجیب طرح کی بہادری ہے اور اس کے شاگردوں کو مناسب ہے کہ وہ زندگی کے عام کاموں میں سلام کریں اور قرض دینے اور حلیمی اور برداشت کرنے میں مسیح کی سی فیاضی اور کشادہ دلی سب لوگوں کو دکھاویں ؛

(۳) اس راستبازی کے مطلب کے زیادہ کھولنے میں ایک اور بات آتی ہے۔ مسیح کی تعلیم میں نیکی کا پورا پورا مطلب سمجھا جاتا ہے۔ قدیم زمانہ کے لوگوں میں حلیمی اور برداشت کی خوبیاں عورتوں کی صفات گنی جاتی تھیں ؛



بقیہ

کرم مارگ

درشن یعنے فیلسوفی

اگر جوتش ٹوم یگ میں جانور قربانی کرنے سے وہ جانور سُرگ کو چلا جاتا ہے تو یگ میں یجمان اپنے باپ ہی کو کیوں نہ قربانی کرے۔ سرادھ کرنے سے وہ جو مرگئے اگر ان کو آسودگی حاصل ہوتی تو جب کوئی پردیس کو جاتا ہے اس کے ساتھ زاد خرچ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر دنیا میں دان کرنے سے سُرگ کے رہنے والوں کو آسودگی ہو تو نیچے کی منزل میں کھانا رکھنے سے چوبارہ کے رہنے والوں کو بھی آسودگی مل سکتی ہے۔ جب تک زندگی ہے آرام سے رہو قرض لیکر بھی گھی کھاؤ۔ جب جسم بھسم ہو جاتا ہے پھر نہیں آتا۔ پھر دوبارہ اس کا کب آنا ہوتا ہے۔ اگر روح جسم سے نکلکر پرلوک میں چلی جا سکتی ہے تو دوستوں کی محبت سے کیوں واپس نہیں آسکتی۔ مردوں کے لئے جو پریت کریہ کا دستور ہے وہ برہمنوں نے اپنے گذارہ کے واسطے کیا ہے اور کچھ حقیقت اس کی نہیں ہے۔ مکار۔ ٹھگ۔ راکشس۔ ان تینوں نے تین وید کو رچا ہے۔ جرفری ترفری وغیرہ وید کی فضول باتیں پنڈتوں کی تعلیم ہیں۔ یگ کے وقت گھوڑے کا ...... یجمان کی بیوی کو لے اور اس قسم کی جو اور دیگر وہ اور گھنونی باتیں ہیں سو بھنڈ لوگوں کی گھڑت ہیں۔ وید میں جو گوشت کھانے کا بیان ہے وہ راکشسوں نے کیا ہے۔ سو ہم دیکھتے ہیں کہ کرم مارگ نے ہندوستان میں کیسی بدعت پھیلائی ہے۔ خدا کے فضل کو بھولکر انسان نے اپنی عاقبت کی بھلائی کے واسطے اپنی عقل اور طاقت پر بھروسہ کیا۔ اُن کی سمجھ تاریک ہوگئی سچائی کی صورت اختیار کر کے جھوٹ ملتے پھلکر ہوگیا۔ سچائی کی سیدھی راہ چھوڑ کر جھوٹ کے کچی ان جنگل میں گمراہ ہوئے۔ ویدک رشی عاقبت کی بھلائی کے واسطے تپسیا دان وغیرہ کئی اعمال پر تکیہ کرتے تھے۔ اپنیشد اور درشنوں کے رشیوں نے بہشت کے منکر ہو کر آتم گیان کے وسیلے جیو اور برہم کے بھید گیان اور جسم روح کے بھید گیان حاصل کرنے کی تعلیم دی۔ یہی قدیم ہندوؤں کی مکتی مارگ یعنے راہ نجات ہے۔ زندگی دکھوں سے پُر ہے کیونکر یہہ دکھ موقوف ہوگا؟ اپنی ہستی کو نیستی کرنے سے برہم میں جاکر لین ہونے سے چراغ جس طرح گل ہو جاتا ہے اسی طرح بجھ جانے سے میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ میں نہیں ہوں۔ یہی ہندو کا سادھن ہے کہ ہم ہی ہیں۔ برہم ہی ہے۔ جو برہم ہی ہے میں اور تو "یہہ خیال ہندو مذہب میں نہیں ہے" میں اور تو یہہ خیال ہندو مذہب کے مطابق اگیان یعنے جہالت ہے" میں اور تو" یہہ بھید گیان دکھ کا سبب ہے۔ یہہ بھید گیان کس طرح دور ہو؟ جواب تو گیان سے ہوگا۔ اپنے تئیں فراموش کرنے سے۔ اپنے تئیں محض ہستی سے مطابق لانے سے۔ اس لئے شم۔ دم وغیرہ آٹھ قسم کے جوگ کا سادھن کرنا پڑیگا یعنے برت یعنے روزہ کو سادھنا پڑیگا۔

انسان نے اسی طرح عمر بھر سادھن کیا۔

لیکن "میں ہوں" اس علم کو نہیں بھولا۔ "میں ہوں" یہہ علم انسان کا ہمیشہ کا ساتھی ہے۔ اگر کسی کے دامن میں آگ لگ جاوے وہ جس قدر بھاگتا ہے اسی قدر وہ آگ زیادہ تیز ہوتی جاتی ہے۔ اسی طرح جس قدر انسان "میں ہوں" سے بھاگتا ہے اسی قدر وہ سایہ کی طرح اس کے پیچھے بھاگتا ہے۔ انسان نے گھر اور بستی کو چھوڑ کر جنگل میں تنہائی حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن "میں ہوں" وہاں بھی اس کا ہمدم ہی رہا۔ "میں ہوں" تو مجھے چھوڑ۔ مجھے چھوڑ۔ لیکن میں ہوں جاتا ہی نہیں۔ تب انسان نے سوچا اگر "میں ہوں" اس جنم میں نہ جائے تو نہ جائے دوسرے جنم میں تو جائیگا۔ دوسرے میں نہیں تو تیسرے میں۔ علیٰ ہذالقیاس اواگون کا خیال پیدا ہوا۔ کبھی نہ کبھی تو "میں ہوں" چھوٹے ہی گا خواہ دس جنم ہوں خواہ چوراسی لاکھ جنم ہوں۔ جب "میں ہوں" فنا ہوگا تب نروان مکتی حاصل ہوگی ۔

بدھ مذہب

جب پنڈت لوگ اس طرح کی فلاسفی کی بحث کے موجزن دریا میں غلطاں اور پیچاں ہو رہے تھے اس وقت عوام کیا کر رہے تھے؟ ان کی عقل پنڈتوں کی لاطائل قیل و قال کو نہیں پہنچ سکتی تھی۔ وہ ایک عملی مذہب چاہتے تھے۔ وہ ہی تتو گیان سے ان کی تسلی نہیں ہو سکتی تھی سو وہ ویدک کے کرم مارگ ہی کی پیروی کرتے رہے۔ اگرچہ پنڈتوں نے بہتیرا ہی ان کرم مارگ کی رسومات کی مخالفت کی پر انہوں نے ایک نہ مانی۔ وہ قسمت والے بہت دھوم دھام سے اشومیدھ کرتے رہے۔ غریب لوگ ان جلسوں میں شریک ہو کر اپنی اوقات بسری کرتے یا اپنے گھر میں روزانہ رسومات پوری کر کے گذارہ چلاتے رہے۔ اس وقت ذات پات قایم ہو چکی تھی۔ دوج برن یعنے تینوں اونچی ذاتیں شودروں کو دبا رہی تھیں۔ اور شودر بھی مجبوراً مظلوم ہو کر جیوں زندگی بسر کر رہے تھے کیونکہ اس مضمون سے ہمارا

مضمون بہت علاقہ نہیں رکھتا لہذا ہم اس کا ذکر نہیں کرتے۔

سوایک طرف ویدک کرم کی رسومات دوسری طرف اپنیشد اور درشن والے پنڈتوں کے گیان مارگ شتر بے مہار خیالات (Free thought) دوسری طرف بیچارے شودروں کا نوحہ درد ناک اور ان کی پشت حیوانی حالت اس وقت ہندوستان کی سرزمین پر ایک بڑا شخص پیدا ہوا وہ اس دنیا کے رنج اور غم اور دکھ دیکھ کر تخت سلطنت چھوڑ دانی اور نو پیدا بچے کو چھوڑ کر دکھ کے معما کو حل کرنے کے واسطے نکل کھڑا ہوا اسکا نام بدھ تھا وکپل بست کا دلی عہد سدھارت تھا اس کا دل بیچارے شودروں کی مصیبت کو دیکھکر چھد گیا اس نے ذات پات کے سر کو توڑنے کے واسطے ایک ضرب شمشیر تیز کا لگایا۔ بیشمار مظلوم خلقت اس کے جھنڈے کے تلے دوڑ کر پناہ گزین ہوئی اور وہ عوام کا پیشوا بنا اس نے برہمن دھرم کو جڑ سے کاٹنے کے لئے ویدک کرم کانڈ کی جڑ پر کلہاڑی ماری ذات پات کی سخت زنجیروں سے چھٹکارا پانے کے سبب بے شمار لوگ اس کے پیرو ہوئے۔ سو اس کو اپنے اصول کی حمایت کے واسطے حامیوں کی کچھ کمی نہ رہی۔ اس نے برہمنوں کے پیارے وید کو اس کی رسومات کے ساتھ گم نامی کے دریا میں بہا دیا جس کرم مارگ کو گیان مارگی اپنی ساری فیلسوفانہ کوشش سے روک نہ سکے بدھ صرف ذات کے بندھن کو ڈھیلا کرنے سے اس پر غالب آیا۔ وید ہمیشہ کے واسطے لنگڑا ہو گیا۔ اور اس اڑھائی ہزار برس کے طول طویل عرصہ میں بھی کھڑا نہیں ہو سکا۔ بدھ نے وید اور وید کے کرم مارگ کو تو برباد کیا۔ پر اپنے شاگردوں کو اس کے عوض میں کیا دیا اس کے پاس کوئی نئی روشنی نہیں تھی اس کے پاس کوئی نیا سامان نہ تھا اس نے پرانی اینٹوں سے نئی عمارت بنانی شروع کی اس نے کپل رشی کے دہریہ سانکھ شاستر کی پناہ لی۔ دکھ کا موقوف ہونا ہی مکتی ہے اس لئے اس نے سانکھ شاستر کے "میں نہیں ہوں" "میں نہیں ہوں" کو مکتی سادھن قرار دیا۔ اور اپنے شاگردوں کو اس نروان کی تعلیم دی۔ اس نے بھی رشیوں کے آواگون کی تائید کی ہزار برس تک اس کا مذہب ہندوستان میں قایم رہا۔ وید کہو اپنیشد کہو کہ شٹ درشن کہو۔ بدھ مت کہو۔ ہر جگہ کرم۔ کرم۔ کرم۔ اس کرم کے دو نام ہیں (۱) یگ وغیرہ رسمی کرم۔ (۲) تو گیان سادھن۔ دونوں ہی کرم انسان کی اپنی اپنی طاقت پر منحصر ہیں خدا کی طرف تاکنا نہیں اس کے فضل پر بھروسہ نہیں رکھنا۔ نیک کرم کرو تو دوسرے جنم میں گتی ہوگی۔ بُرے کرم کرو تو دوسرے جنم میں بُری گتی ہوگی۔ جب کرم کرتے سب سے اعلیٰ درجہ میں پہنچ جاؤ گے تب برہمو میں لین ہو گے اور نروان کو حاصل کرو گے یعنے نشٹ ہو گے اس کا نام قدیم کرم مارگ ہے ؂

موجودہ ہندو مذہب

بدھ مذہب کے ہندوستان سے خارج ہونے کے بعد کرم مارگ نے جو صورت پکڑی ہے ایک نظر اس کو دیکھیں۔ بدھ مذہب کے زوال کے ساتھ ہی ساتھ ہم پرانک دھرم کا عروج دیکھتے ہیں۔ اس وقت ہمارا منشا نہیں کہ ہم پرانوں کے تصنیف ہونے کے وقت پر بحث کریں۔ ہم پرانوں میں صرف یہہ دیکھتے ہیں کہ پرانوں میں وید کے دیوتاؤں کے بارے میں مختلف طول طویل کہانیاں بن گئیں اور ان دیوتاؤں کی مورت بنا کر ان کی پرستش جاری ہو گئی۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ ہندو آریوں نے ہندوستان کی وحشی قوموں سے بُت پرستی سیکھی۔ خیر بدھ دھرم کے بعد کا جو ہندو دھرم ہے۔ وہ پرانک اور تانترک ہندو دھرم ہے۔ اب بھی موجودہ ہندو دھرم ہے شنکر اچارج وغیرہ پنڈتوں نے موجودہ مذہب کی اصلاح کی ہے۔ پرانک ہندو دھرم ویدک کی ایک دوسری شکل ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ صرف فرق یہہ ہے کہ اس میں درشن شاستروں اور بدھ مذہب کی ایک نہر لگ گئی ہے۔ اس میں آواگون کی تعلیم نے جو وید میں نظر نہیں آتی ہے خوب عروج پایا ہے۔ ویدانت جس برہم کی تعلیم دیتا ہے وہی اکیلا قابل پرستش ہے لیکن ادنیٰ درجہ کار یعنے کمزوروں کے لئے مورتی پوجا کی ضرورت ہے۔

चिन्मयस्या प्रमेयस्य निर्गुणस्या शारीरिण ॥

साधकाना हितार्थाय ब्रह्मणो

रूप कल्पना ॥

یعنے پرستار کے فائدے کے واسطے حقیقی سوروپ بیجد نرگن۔ اشریر یعنے غیر مادی برہم کا روپ یعنے مورتی تصور کی گئی۔

بُت پرستی کی بھی کوئی نہ کوئی فلسفانہ تشریح ضرور ہے سانکھ ساستر کے پرکرتی اور پرش سے سیو اور شکتی کی مورتی ایجاد کی گئی۔ ہر ایک دیو دیوی کے نام دنگ روپ وغیرہ کی فلسفانہ تشریح ہو سکتی ہے۔ شاید پہلے پہل ان مختلف فلسفانہ خیالات سے ہی دیو مورتی مختلف شکل اور صورتوں میں ایجاد کی گئی تھی۔ عوام اس بات کو نہیں جانتے جیسے وہ

واقعات اور رائیں

پنجاب سنڈے سکول یونین کی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ امسال سنڈے سکولوں کے متعلق ایک کنونشن لودیانہ میں ۱۸ نومبر ۱۸۹۹ء روز سنیچر سے ۲۰ نومبر ۱۸۹۹ء روز پیر تک منعقد کی جاوے۔ کمیٹی چاہتی ہے کہ پنجاب کے کل ۲۷۵ سنڈے سکولوں کی طرف سے وکیل اس کنونشن میں بھیجے جاویں۔ اس کنونشن میں انگریزی اور اردو دونوں زبانوں میں گفتگو کی جاوے گی اس واسطے سنڈے سکول جس اُستاد یا اُستانی کو چاہیں بھیج سکتے ہیں ہر ایک کو اختیار ہوگا کہ جو زبان چاہے استعمال کرے۔

تشریف لانے والوں کو رہائش کے لئے جگہ مفت ملیگی پاس ہی دوکانوں سے کھانے پینے کی چیزیں مل سکیں گی مگر جو چاہتے ہیں کہ اُن کے لئے کھانے کا بندوبست کیا جاوے تو وہ ۱۲ نومبر سے پہلے اطلاع دیویں تاکہ بندوبست کیا جاوے۔ یورپین فی کس کے لئے [illegible] اور ہندوستانی کے لئے [illegible] روز لیا جاویگا۔

اگر ہوسکے اس کنونشن میں تشریف دیں تو ممکن ہے کہ ریلوے کی طرف سے کم کرایہ پر سفر کرنے کی اجازت مل جاوے۔ اگر وہ صاحبان جو اس کنونشن میں آنے کا ارادہ رکھتے ہیں، اکتوبر تک سیکرٹری کو لکھدیویں تو ریلوے کے افسروں کو لکھکر اجازت لی جاوے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس موقع پر [illegible] سنڈے سکول یونین کے منسٹر [illegible] سکرٹری [illegible] پادری [illegible] ہے۔ سکاٹ لینڈ سے [illegible] تشریف لاویں گے اس کنونشن کے متعلق تمام خط و کتابت پادری ویبسٹر [illegible] لودیانہ شہر سے کرنی چاہئے۔

وفات۔ ہمارے دینی عزیز بھائی مولوی سید منصور علی صاحب ۵ ستمبر کو مقام [illegible] اس جہان سے رحلت کر گئے ہیں۔ مجھ سے دو برس پہلے عیسائی ہوئے تھے اور ایام طالب علمی کے وقت سے میرے رفیق اور عزیز دوست تھے۔ ریاست [illegible] کے قاضی صاحب کے بیٹے تھے [illegible] سیدوں میں سے تھے۔ ان کے دل میں خدا کی محبت لڑکپن سے تھی اور اس لئے بڑی کوشش سے وہ خدا کی تلاش میں تھے آخر کار خدا نے اُنہیں مسیح میں بلایا اور وہ جب سے کہ آئے آخر تک مسیحی محبت و خوشی میں قائم رہے صاحب علم آدمی تھے اور نہایت لائق و فائق۔ بس سب مسیحی بھائیوں کو معلوم ہو جاوے کہ ہمارے درمیان سے ایک بڑے نامور شخص اٹھ گئے خدا ان کے [illegible] میں نہ صرف ایک بلکہ ایسے کئی ایک شخص اور بھیجے۔

راقم
مولوی عماد الدین [illegible] مقام امرتسر [illegible] اکتوبر ۱۸۹۹ء

کئی ہفتے ہوئے ہند کے مشنریوں کی طرف سے انگلستان کی کزوک کنونشن میں درخواست کی گئی تھی کہ امسال سردی کے موسم میں کنونشن اپنے مشہور واعظوں میں سے چند ہندوستان میں بھیجے کہ جو ہندوستان کے مختلف شہروں میں مسیحیوں کے فائدے کے لئے جلسے کریں۔ اب اس درخواست کا جواب آگیا ہے اور کزوک کنونشن کی کمیٹی نے لکھا ہے کہ ہم امسال تو ایسا بندوبست نہیں کر سکتے لیکن آیندہ سال کے موسم سرما میں چند لایق شخصوں کو اس کام کے واسطے بھیجیں گے یقین ہے کہ اس قسم کا مستقل بندوبست ہو جاویگا اور ہر سال کوئی نہ کوئی کنونشن مذکور کی طرف سے ہندوستان میں آ کر وعظ کیا کریگا۔ پس ہندوستانی کلیسیاؤں کی موجودہ حالت کے لحاظ سے ایسا انتظام بہت ہی ضرور اور مفید ہے۔

ویسلیین کلیسیا جو انگلستان میں ہے ایک فنڈ اپنے کام کے واسطے اس وقت جمع کر رہی ہے کوشش کی جاتی ہے کہ امسال اور آنے والے سال کے بیچ میں اس فنڈ میں ۱۰۰۰۰۰۰۰ روپئے جمع کئے جاویں کلیسیا کے شریک بہت شوق سے دیتے ہیں جس سے یقین ہوتا ہے کہ کامیابی ضرور ہوگی۔ لارڈ روزبری نے جو چار پانچ برس ہوئے انگلستان کے پرائم منسٹر یعنے وزیر تھے اسی فنڈ میں [illegible] دیئے ہیں اگرچہ وہ ویسلیین کلیسیا کے شریک نہیں ہیں اس فنڈ میں سے کچھ ہندوستان کو آئے گا اور یہاں کے ویسلیین مشن کے کام میں صرف کیا جاویگا۔ ہماری میتھوڈسٹ کلیسیا میں بھی کوشش کی جاتی ہے کہ ایک فنڈ ساٹھ لاکھ روپئے کا فارن مشن کے کام کے واسطے جمع کیا جاوے۔ اگر اس میں کامیابی ہوئی تو وہ روپیہ جو ہندوستان کو دیا جاوے گا معمولی کام میں خرچ نہ کیا جاویگا بلکہ وہ سب سکولوں اور شفاخانوں اور چھاپے خانوں اور ایسے کاموں کے واسطے دیا جاویگا۔ [illegible]

کاٹھیاواڑ اور پنج محل کے علاقوں میں قحط سے بہت ابتر حالت ہو گئی ہے۔ بھیلوں نے لوٹ مار شروع کر دی۔ [illegible] کے نواح میں بھی چند ڈاکے پڑے ہیں۔

اُمّید

اُمّید تیرا عاشق غریب و امیر ہو
دلدادہ تیری خوبی پہ برنا و پیر ہو
عالم ہی تیری گفت میں بیشک اسیر ہو
چاہت کا تیری شیدا صغیر و کبیر ہو
تجھ سا جہاں میں کوئی بھی دیکھا نہیں صنم
تیرے جمال و حسن کو کیونکر کروں رقم
تیری نگاہ رحم کے طالب ہزار ہیں
تیرے کلام شیریں پہ لاکھوں نثار ہیں
لاکھوں بجام طلب تیرے تیار ہیں
مومن بھی تیرے دست ہیں سالک بھی یار ہیں
زاہد بھی تیرا شیدا ہو عابد بھی اک رفیق
صادق کوئی نہ دیکھا جو تیرا نہ ہو شفیق
تیری کمند جاہ کے قیدی رہے سبھی
پولوس اور پطرس کو تیری ہی چاہ تھی
یعقوب اور یوحنا نے تجھ پر ہی جان دی
تو ہی ہو بس تسلی اے امید شاد کی
جنت بسی تیری آمد و دوزخ ہے تیری فرقت
تیری رفاقت سے ہر جوان ہی مست

راقم
دینا ناتھ شاد

لودیانہ

تعداد پیدائش مسلمان ۲۲ ہندو ۱۰ عیسائی ۰ کل ۴۴ -
تعداد اموات مسلمان ۱۷ ہندو ۳ کل ۲۰ -
از ابتدائے یکم اکتوبر ۹۹ء لغایت ۷ اکتوبر ۹۹ء

غزل

اے در دل عیسائیاں روح مصفا داشتہ
دل مردگاں از دست تو امید احیا داشتہ
تسلیم تو باد شمساں حب و ہوا سودا داشتہ لو
ذات تو باب فضل تو گیتی مطہرا داشتہ
در سجدہ صنمہائے فلک پیش تو چوں خاک پست
آفاق مار حسن خود سرمست و شیدا داشتہ
شوق تو دلدادگاں را داد لطف زندگی
ہجر تو عشاق را بس ناشکیبا داشتہ
ہچو انور ہر کہ آمد در رہ بہائے مسیح
سایۂ ابر کرم از حق تعالیٰ داشتہ

دیگر

عاشقاں در عشق تو یک شہر جاں افشاندہ اند
اختراں بر فرق شاہ کامراں افشاندہ اند
چوں دریں میداں عناں زندگی در دست تست
بر سر تو علویاں در یادگاں افشاندہ اند
ہر چہ باشد در دل انساں برآید بر زباں
ہر چنیں آید ز تخمے کانچناں افشاندہ اند
روشناں گشتند روشن انور از ذات مسیح
عرشیاں بر مردماں فیض رواں افشاندہ اند

غزل

اے مسیح نام تو دل را مومیائی میدہد
خاک پائت چشم من را روشنائی میدہد
از پئے پیوند گشتن آمدم در کوئے تو
ہر زماں فیض تو با جاں آشنائی میدہد

دولت وصل ترا نازم کہ در دیوان عشق
ہر گدائے را ہمیں دم بادشاہی میدہد
جان انور را سلامت برو در راہ خدا
ہر کہ ایماں آورد او را رہائی میدہد

قطعہ

الاماں اے دل کہ دنیا رنج دارد الاماں
بر کراں زا آفات گاہ اینچنیں شور بر کراں
گر مصائب در دو صنم کن ہیچ اندیشہ نیست
مومیائے ہست انور رحمت شاہ جہاں

راقم
رام نند انور

مسیحی شعراکی طبع آزمائی کیواسطے

مصرع طرح

میرا ہمدم خیال ہے تیرا

خیال کافیہ - ہے تیرا ردیف - اشعار ۵ سے ۳۱ تکہ

دستور العمل اخبار نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ	[illegible]
قیمت دو کاپیوں کی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصول ڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی	[illegible]
نصف ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپیوں یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی	[illegible]
نصف ضمیمہ	[illegible]
طالب علموں کیلئے جو بذریعہ سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ	[illegible]
نصف ضمیمہ	[illegible]

پادری سی ایم ویری صاحب ڈی ڈی ... منیجر اخبار نور افشاں کیواسطے ... امریکن مشن پریس لودیانہ میں ... کے اہتمام سے چھپا